طاعون اور اُسکا علاج

جسکو

رائے بہادر لالہ بیجناتھ صاحب۔بی۔اے فیلو آف دی الہ آباد یونیورسٹی

و جج خفیفہ الہ آباد

نے

مختلف مستند کتابوں و ہندوستانی و انگریزی معالجوں کی رائے

و ذاتی تجربہ سے بغرض رفاہ عام تیار کیا اور جسپر سرجن میجر

وی ڈی وسو صاحب آئی ایم ایس نے بغور

نظر ثانی کی ++

سنہ ۱۹۰۶ء

بحسن اہتمام بابو رام ناتھ صاحب بھارگو بی۔اے سپرنٹنڈنٹ پریس

مطبع منشی نولکشور واقع الہ آباد مین زیور طبع پوشید

تعداد جلد ۲۰۰۰ بار پنجم قیمت فی جلد

یا فیصدی روپے

علاوہ

کاپی رائٹ

ترجمہ حکم انگریزی گورنمنٹ ممالک اضلاع متحدہ آگرہ واودھ

نمبری ۹۹۹/۳۰۳-۲۴-۹ مورخہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۰۴ع بنام جملہ

چیرمین صاحبان منیوسپل وڈسٹرکٹ بورڈ اور پریسیڈنٹ

صاحبان ڈسٹرکٹ کمیٹی.

۱- مجھکو آپکو اطلاع دینے کا حکم ہوا ہے کہ لالہ بیجناتھ راے بہادر قایم مقام ڈسٹرکٹ وششن جج اعظم گڈھ نے حال مین ایک رسالہ پلیگ ہندی و اُردو مین شایع کیا ہے۔ اور گورنمنٹ سے استدعا کی ہے کہ اس رسالہ کی جلدین منیوسپل اور ڈسٹرکٹ بورڈ بغرض تقسیم بلاقیمت یا براے نام قیمت پر فروخت کرنیکی غرض سے خریدین

۲- اس رسالہ کو صاحب انسپکٹر جنرل سول ہاسپیٹل نے تقسیم کے لیے مناسب تجویز کیا ہی۔ اسلیے مین درخواست کرتا ہون کہ رسالہ مذکور آپکی بورڈ یا کمیٹی کے روبرو واسطے کارروائی مناسب کے پیش کیا جاوے۔

آپکا نیازمند۔ خدمتگزین جے ایم ہوپس سکریٹری۔

اس کتاب کا انگریزی ایڈیشن بتعمیل حکم گورنمنٹ ہند نمبری ۹۳۰-۹۳۰ مورخہ ۹ جون ۱۹۰۵ع تمام صوبہ جات مین بھیجا گیا اور مطابق حکم گورنمنٹ ممالک متحدہ نمبری ۲۵۹-۲۴/۱۶-۵-بی صاحب انسپکٹر جنرل سول ہاسپیٹل منیوسپل و ڈسٹرکٹ بورڈون نے خریدا۔ گورنمنٹ ہاے ہند و ممالک متحدہ نے ہدایات مندرجہ کتاب ہذا کو مناسب و قابل عمل قرار دیا ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مین جو اسکی تشخیص کی گئی ہے اُس سے ثابت ہوتا ہے کہ اسمین گلٹیان اندر اور باہر دونون ہوتی ہین اور گلٹی اوپچی طرف بڑھتی ہے تو اُس سے بیماری کی صحت نہین ہوتی اور اگر نیچے کو بڑھتی ہے تو صحت ہونے کی اُمید ہے یونانی طب مین مرض طاعون سے مراد وہ ورم ہے جو اعضا رحساسہ مین ہو جیسے بغل وران وغیرہ اسکا مادہ سمیہ ہوتا ہے اور جس عضو پر ہوتا ہے اُسے فاسد کردیتا ہے اور سمیت کا اثر قلب تک پہونچ جاتا ہے یہ بیماری لبیا مصر اور ملک شام مین دوسری صدی عیسوی مین شروع ہوئی تھی پھر چوتھی صدی مین مصر سے تمام یورپ مین پھیلی اور پچاس ساٹھ برس تک رہکر شہرون اور ملکون کو تباہ کیا۔ سنہ ۱۶۶۵ء مین لندن مین ایک لاکھ آدمی کھا گئی سنہ ۱۸۱۵ء مین قسطنطنیہ مین پھیلی۔ ہندوستان مین اسکا شروع سنہ ۱۳۴۵ء سے پایا جاتا ہے جہانگیر کے وقت مین اُسنے کشمیر کو بہت تباہ کیا اور ہندوستان کوئی جگہ اس سے خالی نہین بچی اور جیسے چوہے اب نکلکر ناچنے اور مرنے لگتے ہین ویسے ہی ناچنے اور مرنے لگے۔ لوگون کو سوائے مکان چھوڑکر جنگل مین جاکر رہنے کے اور کوئی چارہ نہ رہا۔ یہانتک کہ گائے اور کتے بھی مرنے لگے یہ بیماری آٹھ برس تک رہی۔ اور جہانگیر نے احمد آباد کا نام بیمارستان اور جہنم آباد رکھا تھا۔ سنہ ۱۷۰۳ء مین برہان پور مین بہت پھیلی یہانتک کہ بیمارون کو لانیکے لئے بتیس روپیہ تین کوس کے دئے جاتے تھے اور لشکر مین ایک طرف خیمے اور دوسری طرف قبرین ہوتی تھین سنہ ۱۸۱۵ء مین کچھ سے شروع ہوکر سندھ اور گجرات مین سنہ ۱۸۲۱ء تک رہی۔ کمایون اور گڑھوال مین سنہ ۱۸۲۳ء و سنہ ۱۸۳۷ء لغایۃ سنہ ۱۸۴۳ء و سنہ ۱۸۴۶ء لغایۃ سنہ ۱۸۵۳ء و سنہ ۱۸۷۳ء لغایۃ سنہ ۱۸۸۴ء و ہانسی ضلع حصار

مین ۱۸۲۳ء و ۱۸۲۹ء مین و بریلی مین ۱۸۳۶ء مین و راجپوتانہ مین ۱۸۳۶ء مین رہی ۱۸۹۶ء
مین یہ بیماری ہانگ کانگ سے بمبئی مین آئی اور ملک چین مین اب بھی برابر موجود ہے
پچھلی صدی کے شروع سے یورپ مین پلیگ نہین رہا۔ صرف روم اور روس
مین کہین کہین پایا جاتا ہے۔ اسکا سبب یہ ہے کہ یورپ کے لوگونکی حالت
اب پہلے سے بہت اچھی ہو گئی ہے۔ ہر قسم کے لوگون کو اجرت زیادہ ملتی ہے
روزگار بڑھ گیا ہے۔ لوگ اچھے مکان مین جہان صفائی کا پورا انتظام ہے رہتے
ہین انکو محنت مین کم وقت صرف کرنا پڑتا ہے۔ انکی تعلیم اور کھانے کے طریقے
اب بہ نسبت پہلے کے اچھے ہو گئے ہین یہی سبب انکے پلیگ جیسے بیماریون
سے بچنے کا ہے۔ یہ بیماری غریبی اور گندگی سے ہوتی ہے جہان یہ نہین
وہان پلیگ نہین ہوگا۔ ہندوستان مین عموماً یہ دیکھا گیا ہے کہ ہمیشہ
برابر ملک کے ایک خاص سمت مین رہتی ہے۔ مثلاً پٹنے سے سیالکوٹ اور
جمنبو تک اور جنوبی ہندوستان مین بلاری سے احمدآباد ملک گجرات تک۔

(۲) پلیگ کے پھیلنے کے اسباب

یہ بیماری صرف انسان ہی کو نہین ہوتی بلکہ جانورون کو بھی ہوتی ہے
چوہے گلہریان بندر اسمین مبتلا ہوتے ہین کتے گھوڑے گائے بھینس کو یہ بیماری
نہین ہوتی۔ چوہون اور پلیگ کا ایک دوسرے کے ساتھ بڑا تعلق ہے جہانپر چوہے
مرتے ہین وہان یہ بیماری انسان کو عموماً ہوتی ہے۔ جہان یہ بیماری پہلے شروع
ہوتی ہے چوہے بالکل مفقود ہو جاتے ہین چوہے اپنی بل ہین سے روز روشن
مین نکلکر دیوانہ کے طرح سے ناچنے لگتے اور تھک کر بیٹھ جاتے ہین اور مر جاتے ہین

انکے گلٹیان بھی نکلتی ہین۔ پس جہان سے چوہے بھاگنے و مرنے لگین وہان کے لوگون کو پلیگ کے لئے تیار ہوکر ہوشیار رہونا چاہئے۔

پلیگ اُن بیماریون مین سے ہے جو چھوت سے پیدا ہوتی ہین اسیوجہ سے بہت جلد پھیلنے لگتی ہے لیکن اسمین اختلاف راے ہے اور بہت لوگ کہ جنہون نے پلیگ کی بیماری مین کام کیا ہے وہ کہتے ہین کہ بیماری زمین مین زہر پھیلنے سے ہوتی ہے چھوت سے نہین ہوتی۔ بہت سے ڈاکٹر و تیمارداری کرنیوالے لوگ جو پلیگ کے بیمارونکے پاس جاتے ہین بشرطیکہ انکے جسم مین خود کوئی بہتا ہوا زخم نہو اور وہ زیادہ عرصہ تک بیمارون کے پاس نہ رہین اس سے بچے رہتے ہین۔*

اُن مقامات پر کہ جہان غلاظت اور کثرت آبادی ہو پلیگ کا زہر جب ایک دفعہ دخل کرلیتا ہے تب فوراً پھیلنے لگتا ہے۔ جہانپر کہ مویشیون کے پائخانہ اور پیشاب بہت پڑتے ہین تندرستی اور صفائی کی طرف توجہ نہین ہوتی چوہے اور کیڑے اور اور قسم کے جانور بہت ہوتے ہین۔ کھانے پینے کی چیزون مین و برتنون و کپڑون کی صفائی کا خیال نہین ہوتا وہان پر پلیگ ضرور پھیلتا ہے۔

یہ ضرور نہین ہے کہ ایک محلے یا گانون یا شہر کے سب مقامون پر برابر یہ پھیلے بلکہ تجربہ سے دیکھا گیا ہے کہ ایک ہی گلی مین جو مکان کہ غلیظ اور آدمیون سے بھرے ہوے تھے انہمین یہ بیماری ہوئی اور جو مکان پانچ یا سات گز پر کھلے ہوادار صاف تھے اور انمین آدمی کم تھے وہ محفوظ رہے۔

غریبون مین جو میلے رہتے ہین اور جنھین اچھی اور پوری غذا نہین ملتی یہ بیماری

* گوسائین تلسی داس جی کے ہنومان باہک مین بھی اسی بیماری کا ذکر ہے۔

اکثر ہوتی ہے اور ایک گھر سے دوسرے گھر مین برابر پھیلتی ہے کسی خاص عمر یا مرد و عورت یا پیشہ کی اسمین تمیز نہین ہے چھوٹے بچے اس بیماری مین خاصکر لاحق ہوتے ہین عورتین چونکہ غلیظ اور تنگ مکانونکے اندر ہر وقت رہتی ہین اس بیماری مین بہ نسبت مردونکے زیادہ مرتی ہین - پچاس برس کی عمر کی بعد یہ بیماری کم ستاتی ہے جو لوگ کہ طاقتور اور مضبوط ہوتے ہین انپر اثر نہین کرتی میلے پیشہ ور جیسے کلوار تیلی بھنگی - دھوبی قصاب اور ادنے نیچے درجہ کے لوگ اسمین بیشتر مبتلا ہوتے ہین - یہ اکثر گندگی اور چوہونکے سبب سے غلہ فروشون اور غلہ کی بازارونمین سب سے پہلے شروع ہوتی ہے - یہ بیماری مقامی ہے نہ کہ شخصی اور جس جگہ پر ایکدفعہ شروع ہوئی اُسی جگہ سے دوسرے مرتبہ شروع ہوکر پھیلنے لگتی ہے - اکثر مرتبہ وہ ایک محلہ سے دوسرے محلہ مین ایک گانون سے دوسرے گانونمین اور ایک گھر سے دوسرے گھر مین جاتی ہے مگر تجربہ سے یہ بھی ثابت ہوا ہے کہ کبھی کبھی یہ ایک گھر یا گانون یا محلہ کو چھوڑکر چلی جاتی ہے اور وہان پھر آکر نمودار ہوتی ہے پہلے یہ خیال تھا کہ بیماری صرف وہین ہوتی ہے جہان آدمی بہت ہوتے ہین اب الہ آباد مین ثابت ہوا ہے کہ کھلی جگہ مین بھی اسکا ہونا ممکن ہے -

مکانون کے نیچے کے منزل پر اوپر کے منزل سے زیادہ اثر کرتی ہے اور جب ہوا مین رطوبت یا سردی کی زیادتی ہوتی ہے تو یہ بہت پھیلتی ہے لیکن جو مقامات زیادہ خشک یا زیادہ گرم ہین اُنمین کمتر ہوتی ہے اسکی خاص سبب (۱) آدمیونکی کثرت دوسرے مکانات کی تنگی اور تاریکی - ان مین رہنے والون کی غلاظت اور رطوبت و گلیون کی تنگی (۲) کھانے پینے کے چیزون کی خرابی (۳) مویشیون کے پاخانہ اور پیشاب زیادہ پڑا رہنا ہے ہندوستان کے بہت سے شہرون اور گانون کی حالت بھی ایسی ہے کہ اگر پلیگ کا

بیچ ایک ہان بار مرجاے تو پہر دور ہونا مشکل ہو۔ بنارس مین سینکڑون مکان ایسے ہین
کہ جن مین سینکڑون برس سے سورج نہین دکہلائی دیا۔ کلکتہ کی گلیون اور کٹہرون
مین دن مین ایسا اندہیرا رہتا ہے کہ چلنا مشکل ہے بمبی مین ایک ایک مکان مین
ایک ایک ہزار تک آدمی رہتے ہین۔ احمد آباد۔ بڑودہ۔ کرانچی۔ دہلی۔ کانپور۔ بنارس
وغیرہ مین بہت سی گلیان ایسی میلی ہین جن مین کر چلنا ناممکن ہے۔ مگر ہزار دن
آدمی وہان ہی عمر کاٹتے ہین۔ گانون مین بہی بہت سے لوگ جہان چاہے پاخانہ
کر دیتے ہین۔ کہاد کوڑے کے ڈہیر مکان کے آگے پڑے رہتے ہین جہان کہین تالاب
ہوتا ہے اسکا پانی گندا رہتا ہے مکان چوپایون کے رہنے سے میلے رہتے ہین
بوچڑ۔ چمڑا بنانے والے گانون مین اپنا پیشہ کرتے ہین چہپرون اور جہوپڑون
کی صفائی اچہی طرح سے نہین ہوتی پہر اگر ایسی جگہ بہی پلیگ نہوگا تو اور کہان ہوگا۔
جو لوگ ننگے پانون بیماری کے جگہ جاتے ہین انکو اکثر اسمین مبتلا ہونیکا احتمال ہے
پلیگ کے کیڑے زمین مین ہوتے ہین اسلیئے جوتے اور موزے پہنے رہنا ہمیشہ مفید
ہوتا ہے یہ بیماری میلے کپڑون کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لیجانے سے بہی پہیلتی ہے اور
اب بوجہ اس کے کہ ایک مقام سے دوسرے مقام پر ریل مین جانا آسان ہوگیا
ہے یہ بیماری ساری پہیل گئی ہے۔ مچہر۔ مکہیان۔ ہر قسم کے کیڑے ملے ہوے جانور
خاک مٹی۔ اسکے ایک جگہ سے دوسری جگہ پہیلنے کے بڑے باعث پائے گئے ہین
پلیگ کے مریضون کی سانس قے و پاخانہ وغیرہ بہی اسکے پہیلانیکا باعث
ہوتی ہین عوام الناس اپنی ناواقفیت سے بہوت پریت وغیرہ کا اثر سمجہکر اسکا علاج مناسب
نہین کرتے پلیگ کے بیمار بمقابلہ اور سب مریضونکے بہت کم بچتے ہین اور تجربہ سے پایا گیا ہے کہ

شروع مین جب یہ مرض پھیلنے لگتا ہی اور زیادتی پر ہوتا ہی تو دس فیصدی شکل ہو بچے
ہین اور جب کمی پر آتا ہی تو چالیس فیصدی اچھے ہو جاتے ہین۔ یہ بھی دیکھا گیا ہی کہ بیمار کی
حیثیت اور اسکا علاج اور تیمارداری کا اسکی صحت پر بہت اثر ہوتا ہی پس بیچارے آدمیون
مین اس بیماری سے بمقابلہ غریبون کے جسکو اچھا کھانا میسر نہین آتا زیادہ آرام ہوتا ہی اسی
سبب سے انگریزون اور لوگونمین جو پوری صفائی سے رہتے ہین یہ بیماری نہین ہوتی۔

(۳) پلیگ کے اقسام و علامات

پلیگ چار قسم کا ہوتا ہے

۱- بیوبونک Bubonic جسمین بغل ران اور گردن مین گلٹیان نکلتی ہین۔

۲ نیومونک Pneumonic جسمین پھیپھڑا بگڑ جاتا ہے۔

۳- سیپٹی سیمک Septicaemic جسمین کل جسم کا خون فاسد ہو جاتا ہی

۴- انٹیسٹینل یا گیسٹرک Intestinal or gastric جسمین انتڑیان بگڑ جاتی ہین۔

اس بیماری کے پانچ درجے ہین یعنی اس کے مریض کی پانچ حالتین ہوتی
ہین پہلی وہ حالت ہی جسمین بدن مین اس زہر کی آمد ہوتی ہی یہ حالت دو روز سے
آٹھ روز تک رہ سکتی ہے اور جب بیماری بہت کثرت سے ہوتی ہی تو تین چار گھنٹے
ہی مین دوسری حالت شروع ہو جاتی ہی اور بعض حالتونمین طبیعت کا مضمحل ہونا
ہاتھ پیرون مین درد ہونا۔ سردی لگنا چکر آنا اور جہان گلٹی نکلے گی وہان خفیف درد
شروع ہونا پایا جاتا ہی یہ حالت اُسی وقت تک رہتی ہی جب تک بخار نہین آتا اس
مین بیچینی رہتی ہی اور بھوک نہین لگتی کسی کام کے کرنیکی طبیعت نہین ہوتی صرف لیٹے
رہنے کو جی چاہتا ہی سونے پر بڑے بڑے خواب نظر آتے ہین چہرہ اتر جاتا ہی اور بگڑا

ہوا معلوم ہوتا ہے آنکھیں سست ہوجاتی ہیں گویا پھٹی جاتی ہیں مریض ٹکٹکی لگاکر دیکھنے لگتا ہے اور اسکی چال شرابیوں کی سی ہوجاتی ہے کبھی جی مچلاتا ہے کبھی قے کبھی پتلا دست ہوتا ہے گھبراہٹ اور درد سر نہایت درجہ کا ہوتا ہے اور وہ چلانے لگتا ہے اور صاف طور پر بول نہیں سکتا یہ دوسرا درجہ ہے یہ حالت دو ایک روز ہی رہ سکتی ہے لیکن اکثر اوقات بغیر انکے نمودار ہوے ہی فوراً ہی بخار بڑھ جاتا ہے اور جلدی سے ایک سو تین درجہ سے ایکسو پانچ درجہ تک اور کبھی ایکسو سات درجہ تک پہنچ جاتا ہے

بخار کی حالت میں جو لرزہ سے ہوتا ہے اور شدید ہوتا ہے نبض بہت تیز اور کمزور ہوجاتی ہے یہاں تک کہ فی منٹ ایکسو سے ڈیڑھ سو بار تک چلنے لگتی ہے۔ دم تیز چلنے لگتا ہے بدن گرم رہتا ہے پسینا نہیں آتا اور بو آنے لگتی ہے آنکھیں سرخ ہوجاتی ہیں اور جلنے لگتی ہیں ٹکٹکی بندھ جاتی ہے مریض کو سنائی کم پڑتا ہے۔ اور قے اور درد سر کی شدت ہوجاتی ہے پیٹ سے گرم بخار نکلنے لگتے ہیں تشنگی زیادہ ہوجاتی ہے اور بار بار پانی مانگنے لگتا ہے زبان کے بیچ کا حصہ سفید اور کنارے سرخ ہوجاتے ہیں اور کبھی کبھی آماس آجاتا ہے اور اسکو منہ میں رکھنا دشوار ہوجاتا ہے۔ ہونٹھ۔ ناک اور تھنوں پر کالی جھائیں پڑجاتی ہے اور سرسام کی کیفیت طاری ہوتی ہے بے چینی بڑھ جاتی ہے اور مریض ہاتھ پانون پٹکنے لگتا ہے بیہوشی کی حالت میں آنکھیں آدھی کھلی اور آدھی بند رہتی ہیں زبان بند ہوجاتی ہے اگر دست پتلے لیکن بندھے ہوے ناطاقت نہ کرنیوالے پیلے رنگ کے ہوں تو آرام کی امید پائی جاتی ہے اور اگر کالے بدبودار اور ناطاقت کرنیوالے دست ہوں اور پیشاب سرخ ہو تو قریب المرگ سمجھنا چاہئے۔

تیسرے درجہ مین بغل ران اور گردن وغیرہ مین گلٹیان نکل آتی مین جو بہت سخت اور تنی ہوئی ہوتی ہین اور سوزش بہت ہوتی ہی اور ورم ہوجاتا ہی گلٹیان چند ساعت مین نکل آتی ہین اور بعض حالتون مین چوبیس گھنٹے کے بعد نکلتی ہین بہت گلٹیان بعض صورتون مین اخروٹ بعض صورتون مین بط کے انڈے کے برابر ہوتی ہین اور انمین بہت درد ہوتا ہی گلٹیونکی تعداد مقرر نہین کبھی کبھی تو سولہ تک ہوجاتی ہین۔

چوتھا درجہ مریض کے صحت کا ہی اسمین گلٹیان پگھل جاتی ہین نبض مین قرار اور دھیما پن آجاتا ہی اور فی منٹ سو یا نوے بار چلنے لگتی ہی زبان صاف ہونے لگتی ہی اور مریض کو آرام معلوم ہوتا ہی اُسکے چہرہ کا رنگ اصلی حالت پر آنے لگتا ہے آنکھونکی سرخی کم ہوتی جاتی ہی پیشاب و پسینا آنا شروع ہوجاتا ہی۔

پانچوان درجہ مرض کے دفعہ ہوجانیکا ہی اسمین گلٹیان پک جاتی ہین یا بیٹھ جاتی ہین پھر ران کا ورم چلا جاتا ہی اور مریض کو رفتہ رفتہ آرام ہوجاتا ہی اسمین کم سے کم سات دن اور زیادہ سے زیادہ چودہ دن لگتے ہین۔

معمولی طور پر اس مرض کے یہی درجے ہین اکثر مریضون پر کل درجے ظاہر نہین ہوتے صرف دوسرے اور تیسرے درجہ پر ختم ہوجاتے ہین اور دو ہی تین روز مین موت کے لقمے ہوجاتے ہین کبھی گلٹیان پہلے اور بخار بعد کو آتا ہی اگر مریض سات روز تک پڑا رہے تو زندگی کی زیادہ اُمید ہی اس بیماری کے علاج کو بہت سوچا گیا ہی مگر کوئی علاج ابھی تک پورا پورا کارگر نہین ہوا جو کچھ دعائیان کارگر ہوئی ہین وہ شروع بیماری ہی مین ہوئی ہین اُنکا تذکرہ آگے کیا جائیگا مگر یہانپر چند باتین جو تجربہ سے مفید

ثابت ہوئی ہین لکھی جاتی ہین تاکہ اُنپر چلنے سے مرض رک جاوے۔

(۴) پلیگ سے بچنے کے طریقے

۱- ہوا، مکان اور جسم کی صفائی۔ دروازون اور کھڑکیون کو برابر کھلا رکھنا چاہیئے جس سے صاف ہوا کا پورا گذر ہوئے۔

۲- مکان کو صاف رکھنا چاہیئے اور سفیدی کرادینی چاہیئے کل موریان صاف رکھنی چاہیئین۔

چونا خراب ہوا کو بہی صاف کرنیوالی چیز ہی اُسے دروازہ کے آگے پلیگ کے موسم مین برابر پھیلانا چاہیئے پاخانون اور موریون مین چونا ڈالنا چاہیئے۔ اور اگر فنائیل Phenyle یا کاربولک ایسڈ ایک حصہ اور پانی بیس حصہ ڈالکر مکانون مین اور خصوصاً موریون اور پاخانون مین چھڑکا جایگا تو اس سے بہت فایدہ ہوگا۔ گندہک جلانا بھی ہمیشہ مفید پایا گیا۔ مگر جب گندہک جلائی جائے تو مکان خالی کرکے بند کردیا جای اور پھر اسکو چند گھنٹے تک کھلا رہنے دینا چاہیئے قبل اسکے کہ اُسمین کوئی داخل ہو

۳- مکان مین سیل نہ رہنے پاوے۔ مکان کے قریب کوڑا کرکٹ اور کیچڑ نہ رہنا چاہیئے اوپر کی منزل مین ہوادار جگہ مین رہنا چاہیئے جہان دہوپ آتی ہو پہننے کے کپڑے اور بچھونے دہوپ مین ہر روز ڈالنا اور صاف رکھنا چاہیئے آفتاب کی روشنی کے مثل اس زہر کی دفع کرنے والی کوئی شے نہین ہے بہتیرے مکانون مین پلیگ کم ہوتا ہے

۴- جس کمرے مین مریض رہے وہان سونا نہ چاہیئے اور جس گھر مین یہ بیماری ہوئی ہو اُسمین رات کو نہ رہنا چاہیئے۔

۵- صاف کپڑے پہننا اور بدن کو گرم رکھنا چاہیئے۔

۶- ٹھنڈی ہوا اور اوس سے بچنا چاہیے اور رات کو جاگنا نہ چاہیے -

۷- گرم پانی سے نہانا چاہیے -

۸- تھوڑی غذا کھانا چاہیے اور ایسی کہ زود ہضم اور مقوی ہو -

۹- کچے اور سڑے پھل نہ کھانا چاہیے - اور جہانتک ہو سکے گرم کھانا کھانا چاہیے اور کھانے کی چیزون پر مکھیون سے بہت احتیاط کرنی چاہیے - کھانیکا وقت مقرر کرنا چاہیے اور دودھ اوبال کر استعمال کرنا چاہیے -

۱۰- پانی جوش کر کے پینا چاہیے -

۱۱- پڑوس مین پلیگ ہو تو اوس محلہ کو چھوڑ کر دوسری جگہ چلا جانا چاہیے -

۱۲- جس گھر مین مرے چوہے نکلین اوسکو فوراً چھوڑ دینا چاہیے -

۱۳- پلیگ کے مریض کے کپڑے اور بستر کو استعمال نہ کرنا بلکہ انکو جلا دینا چاہیے اگر یہ ممکن نہو تو گرم پانی مین جوش دینا اچھا ہے - جو لوگ ایسا نہین کرتے اون مین یہ بیماری پھیلتی ہے -

۱۴- رسکپور - اور نمک کو پانی مین ملا کر مکان دھونا چاہیے - اور اگر مکان دھویا جاے تو اوسمین جب تک ہوا کا بخوبی گذر ہو کر وہ خشک نہو جاے اوسمین نجانا چاہیے ہائیڈرو کلورک ایسیڈ نمک کا تیزاب ۱ سیر رسکپور آدھ سیر نمک ۱ سیر پانی ۵ سیر پہلے رسکپور اور نمک کو ملا لیجیے اور بعد ازان پانی مین خوب ملا کر حل کر لیجیے (یہ پانی زہریلا ہوتا ہے)

۱۵- مریض کو چھو کر ہاتھ پاؤن کاربولک ایسیڈ ملے پانی سے دھونا چاہیے - کاربولک ایسیڈ ایک حصہ اور پانی اسّی حصہ -

۱۶- چارپائی پر سونا چاہیے زمین پر نہ سونا چاہیے -

۱۷۔ جن مقامون پر پلیگ ہو وہان بلا ضرورت نجانا چاہیئے۔

۱۸۔ پلیگ کے مریضونکی تیمار داری کرنے والونکو چاہیئے کہ اُنکے پاس بلاضرورت نہ رہین اور کھانے پینے سے پہلے ہاتھ منھ دہو ڈالین اور پائجامہ اور جوتہ اور موزہ پہنین اور ٹانگونمین پٹی باندھین اسبات کی احتیاط رکہین کہ جسم پر کوئی خراش نہو اگر ہو تو فوراً باندہ کر چاہئین پلیگ کے بڑہنے کا باعث مکانونکا غلیظ رہنا آدمیون کی کثرت ہوا اور روشنی کی کمی اور میلے رہنے کی عادت ہے ہدایات متذکرہ صدر انھین کے رفع کرنے کی غرض سے ہین۔

۱۹۔ بہت سے آدمیون کا خیال ہے کہ نیم کی پتی کالی مرچ کے ساتھ پینا پلیگ کو روکتا ہے

۲۰۔ ڈاکٹر ہینکن صاحب کیمیکل اگزمنر گورنمنٹ نے مجھے یہ لکھا ہے کہ پلیگ کے پہیلنے کا خاص سبب چہچڑیان ہین۔ اگر چہچڑیان دور کردین جائین تو پلیگ زیادہ تر نہو گا۔ ڈاکٹر سنارڈ دوہ اُنکے لیے گندہک پسی ہوئی ۸ حصہ کو پلا لیا ہوا ۱½ حصہ شورہ پسا ہوا ½ حصہ گوند کے پانی مین ملا کر دو دو انچ گول گولیان بناتی ہین۔ پہر اونکو سکہا کر اور ایک گولی کو جلا کر چوہے کے بل مین رکہدیا اور اوپر سے بل بند کر دیا جس سے کہ کل چہچڑیان مر گئین اور چوہے بہاگ گئے۔ یہ کوشش عمدہ اور کرنے لایق ہے۔

۲۱۔ نہ صرف مکانون مین صفائی اور ہوا اور روشنی کا بہتر انتظام ہونا چاہیئے اور اونکی تعمیر کی طرف زیادہ توجہ ہونی چاہیئے بلکہ شہرون اور قصبون اور دیہات مین بازارون اور گلیون مین کی اور خاصکر ان مقامون کی جہان غریب رہتے ہین صفائی کی طرف زیادہ توجہ ہونی چاہیئے اسمین کمی ہونے سے ہی پلیگ ہوتا ہے میونسپل اور لوکل بورڈ دونون کو اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔

(۵) پلیگ کا علاج

پلیگ کا علاج دوا کی بہ نسبت احتیاط و صفائی و مریض کی تیمارداری پر زیادہ منحصر ہوا ہے

(۱) پلیگ کے مریض کو ہلکا کھانا۔ ساگودانہ اور اراروٹ کے قسم کا دینا چاہیے۔ یا آش جو و دودھ دینا چاہیے۔ دودھ جسقدر دیا جاے بہتر ہے اور مریض کو یقین دلانا کہ وہ اچھا ہو جائیگا ہمیشہ مفید ہے

(۲) ہومیو پیتھک Homeopathic علاج میں مرکیورس سال Mercurussol. فاسفورس Phosphorus بے ڈیاگا Badiaga کروٹیلس Crotolus لیچیس Lachesis اگنیشیا Ignatia وغیرہ مفید پائے گئے ہیں۔ پروفیسر گجر کا پلیگ سلیوشن Gajjar's Plague Solution اور جرمی سائڈ Germicide بھی اکثر حالتوں میں مفید پائے گئے ہیں۔ جرمی سائڈ گلٹی نکلنے سے پہلے اور پلیگ سلیوشن گلٹی نکلنے کے بعد دیا جاتا ہے۔

(۳) مینے آیوروید کے مستند طریقہ سے اس مرض کی تشخیص کرا کر ایک قسم کی گولیاں طیار کرائیں اور وہ دور دور بھیجی گئیں۔ ان گولیوں سے اکثر مریضوں کو جنکو دست نہیں آتے تھے فائدہ ہوا چنانچہ ایک جگہ پر ایک صاحب نے ان گولیوں کو آزما کر مجھکو یہ لکھا کہ آٹھ آدمیوں میں سے سات کو آرام ہو گیا۔ اور مقامات پر بھی عموماً تیس فیصدی کو فائدہ ہوا۔ یہ گولیاں معمولی بخار اور کھانسی میں بھی اکثر مفید پائی گئی ہیں۔ ان گولیوں کی خوراک دو گولی دو دو گھنٹہ بعد ہے ان سے پیٹ کا مواد نکلکر بخار کم ہو جاتا ہے اور اگر نہ آیا ہو تو نہیں آتا جہاں دست آتے ہوں وہاں یہ گولیاں نہیں دی جاتیں۔ ان گولیوں کو اب ڈاکٹر وی۔ ڈی۔ سو صاحب نے کچھ دوائیاں اور ملا کر اور بھی فائدہ مند کر دیا ہے۔

(۴) یونانی طبیبوں کی یہ راے ہے کہ اس مرض میں کافور کا استعمال بہت مفید ہوتا ہے۔ علاوہ کافور

کو کھانے یا لگانے اور سونگھنے سب کام میں لاتے ہیں۔ ورم پر وہ خطمی پرسیاوشان بابونہ
عرق گلاب میں پیسکر لیپ کرتے ہیں مفرح اعظم اور یاقوتی بارد اور شربت تریاقی استعمال
کرتے ہیں۔ حب جدوار کی گولیاں یعنی تریسبی کی گولیاں اس مرض میں کھانے
اور لگانے دونوں میں مفید ثابت ہوئی ہیں۔

۵۔ مریض کو سٹرکینیا stry chnia بھی اور مختلف قسم کی اسٹیمولینٹ Stimulant
نشہ یا جوش پیدا کرنیوالی چیزیں بھی مثلاً برانڈی شراب اکثر ڈاکٹر دیتے ہیں اسکے سر اور گردن
جب بخار زیادہ ہو اور سر میں درد شدت سے ہو تو برف بھی رکھی جاتی ہے بہت سے طبیب
کاربولک ایسڈ بھی شربت میں دیتے ہیں۔

Innoculation
۶۔ بہت سے ڈاکٹروں کی یہ رائے ہے کہ اسکے پہلے ٹیکا لگانے سے (انناکیولیشن)
یہ بہت رک گیا مگر بعض کی رائے اسکے خلاف ہے اور ابھی تک اسمیں پوری پوری کامیابی
حاصل نہیں ہوئی۔

۷۔ پلیگ کے بیماروں کو ہمیشہ سوتے رہنا چاہیئے چارپائی سے نہ اٹھنا چاہیئے اس بیماری میں
موت توجہ بند ہونے حرکت دل کے ہوتی ہے۔ اسلئے بیمار کا چارپائی پر پڑے رہنا لازمی
ہے مریض کو پیشاب اور پائخانہ تک کے لئے چارپائی سے نہ اٹھنا چاہیئے۔

۸۔ ہمارے شاستر میں چیتا کہ جسکو چترک کہتے ہیں گلٹیوں اور پھوڑوں کے چھانٹنے کے لئے
مفید بیان کیا گیا ہے مگر اب ایک ڈاکٹر نے کلکتہ میں اسکو آزما کر اخبار انڈین لینسٹ
Indian Lancet میں یہ تصدیق کی ہے کہ چیتے کی جڑ کو گھسکر لیپ کرنا پلیگ
میں بہت مفید ثابت ہوا ہے چیتا دو قسم کا ہوتا ہے سرخ و سفید۔ سرخ بہ نسبت سفید کے
زیادہ کاٹ کرنیوالا ہوتا ہے اور اسکی جڑ لگائی جاتی ہے تو اس سے معمولی پلسٹر سے زیادہ دہوتا

ڈاکٹر صاحب نے اسطرح پر لکھا ہی کہ جو ہین گلٹی نمودار ہو فوراً چیتے کی جڑ کو ٹھنڈے پانی سے گھسکر موٹا موٹا لیپ کردو اور پانچ چھ دفعہ پندرہ پندرہ منٹ مین اُسکے بعد آدھ آدھ گھنٹہ مین لگاؤ کہ جس سے مطلوبہ حد تک اماس بڑھ جاوے جون جون لیپ ... ہوتا جاوے گلٹی کو گیہون یا السی کی گرم گرم پولٹس سے یا گرم گرم اینٹ سے سینکتے رہو۔

چیتے کا لیپ اور سینک دو روز تک برابر باری باری سے جاری رکھو رات کو ایسا کرنا ضروری نہین ہی۔ اِس لیپ اور سینک کا نتیجہ یہ ہوگا کہ چوبیس ۲۴ گھنٹہ مین نہین تو اڑتالیس گھنٹہ مین مرض کی خطرناک علامتون مین خاطر خواہ کمی ہوجاویگی گلٹی پہلے کے بہ نسبت دوگنی یا تگنی بڑہ جاوے گی اور اصلی گلٹی کے پاس پاس پھیلے گی کہ جس سے حرارت کم ہوجاوے گی۔

اگر اس لیپ کے لگانے مین احتیاط کیجاویگی تو مریض کو بہت تکلیف نہوگی نہ آبلہ پڑے گا اور گلٹی پانچ چھہ روز مین شگاف دینے کے لائق معلوم ہوجاویگی یا اندر ہی اندر جذب ہوجاویگی اگر گلٹی شگاف دینے کے لائق معلوم ہو تو پولٹس کا سینک برابر جاری رکھنا چاہئے اور پھر شگاف دلوانا چاہئے۔ اور اگر گلٹی جذب ہوتی ہوئی نظر آتی ہو تو سینک کم کرنا چاہئے مگر بند نہ کرنا چاہئے۔

چیتے کے لیپ مین یہ بات قابل تعریف ہے کہ جون جون گلٹی کی سوجن بڑھے گی بخار و خطرناک علامتین کم ہوتی جاوینگی۔ اور آخر مین جاتی رہین گی۔ جسوقت کہ یہ علاج جاری رہے مریض کو دستاور و پیشاب لانے والی و دل کو طاقت دینے والی دوائیان دینی چاہئین اگر اِس علاج کے ساتھ مریض سے

ہمدردی اور اوسکی تشفی کیجاویگی اور اوسکو تازہ دودھ وساگو وغیرہ دیا جاے گا تو اُس کو آرام ہونے کی اُمید ہے۔

(۶) ہدایات عام

(۱) مکانون مین گندھک ودھوپ ولوبان چندن چورہ اگر گوگل وغیرہ برابر جلانا چاہیئے۔ آنگن اور احاطہ مین نیم کی پتی چلانا اور مکان کو گرم رکھنا بہت مفید ہوگا

(۲) جن گھرون مین روزمرہ ہوم کیا جاتا ہی وہان پلیگ کے ہونیکا بہت کم احتمال ہی ہوم کی چیزون مین اشیٹ گندہ کہ جو ہر بازار مین مل سکتے ہین ہونی چاہیئے انکے ساتھ اور بھی چیزین جو ہندوون کے یہان کام مین آتی ہین ملانا بہتر ہوگا مثلاً تیل۔ جو۔ چاول۔ گھی۔ جو لوگ بالون مین تیل لگاتے ہین اُنکو عموماً پلیگ نہین ہوتا۔

(۳) اس بیماری مین بہت ضروری بات پلیگ زدہ مقام کو چھوڑنا اور اسکے شروع ہوتے ہی علاج کرنا ہے جہان ایسا کیا گیا ہی وہان اکثر لوگ بچگئے ہین جگہ چھوڑنیکے لیے لوگونکو گورنمنٹ اور میونسپلٹیونکی مدد سے کھلے میدانون مین جھونپڑے بنانا چاہیئے اور جب مرض شروع ہو اُسیوقت اُسمین جاکر رہنا چاہیئے ہر قوم کے دولتمندونکو چاہیئے کہ اس معاملہ مین غریبونکی مدد کرین اس سے بڑھکر کوئی ثواب نہین ہو سکتا لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ وہ اکثر ایسا نہین کرتے غریبونکے مکانات کی صفائی اُنکے مریضونکی تیمارداری اُنکے لیے وقت پر دوا کا پہونچنا پلیگ کے وقت مین اپنے مکانات کو خالی کرکے جھونپڑون مین لیجانا مال متاع گھر مین چھوڑکر رہنا اُسوقت تک نہین ہو سکتا جبتک کہ ذی مقدور لوگ اپنے ہموطنون اور شہر یا گانوکے لوگون کی

مدد نہ کرین جن لوگونکو کھانا تک میسر نہین ہی وہی بیچارے پلیگ کے لقمہ ہوتے ہین وہ
اِن ہاتیون پر بلا پوری مدد کے کیا عمل کر سکتے ہین لوگونکو سرکاری ڈاکٹرون پر
شک اور انسے خوف دیکھنے مین آیا ہی اسلئے ہر شہر یا قوم کے لوگونکو چاہیئے کہ اپنے
پلیگ کے اسپتال مقرر کرین اور انمین ایسے طبیب رکھین جنپر لوگونکو یقین ہو جہان
ایسا ہوا ہے وہان لوگونکو بڑا فائدہ ہوا ہی کیونکہ بہت سے لوگ اس عارضہ مین شبہ اور خوف
کی وجہ سے مرتے ہین اسکو رفع کرنا بہت ضروری بات ہے۔

۴۔ پلیگ کا وقت بہت خوفناک ہوتا ہی اور اسمین کوئی کسی کا نہین ہوتا باپ بیٹے
کو چھوڑ کر بھاگ جاتا ہی سبکو اپنی جان کی پڑ جاتی ہی اور جب لوگ بہت مرنے لگتے ہین تو
انکی لاشونکے اوٹھانے والے نہین ملتے اور اونچی قومون کے مردون کو چمار بھنگی
ٹھیلون پر لیجاتے ہین اور کہین جلائے جاتے ہین اور کہین ویسے ہی ندی مین پھینک
دیے جاتے ہین یہ بڑے افسوس کی بات ہی اور سب کو مناسب ہے کہ ہر شہر مین اسکا
پورا انتظام کرین تاکہ مردونکی بیقدری نہو۔ گورنمنٹ پلیگ کو دفع کرنےمین رعایا کی
پوری پوری مدد کرنے کو تیار ہے مگر جبتک لوگ خود اپنی مدد کو کھڑے نہ ہونگے تو گورنمنٹ
کی تمام کوششین رایگان ہونگی۔

۵۔ کلکتہ مین لوگون نے پلیگ کے شروع مین ہری کیرتن کرکے عوام کی توجہ
نیک خیال کی طرف رجوع کی جس سے اکثرون کو بیماری نہین ہوئی۔

ہر مذہب مین پرمیشور سے تکلیف کے وقت پرارتھنا کرنیکو بڑا مانا گیا ہی سنہ ۱۸۷۳ء مین امریکہ مین
منیسوٹا کے علاقہ مین ٹڈیون نے تمام فصل کو غارت کر دیا اور جب انسان کی کوئی کوشش
کارآمد نہوئی تو اُس علاقہ کے گورنر نے ایک اشتہار اِس مضمون کا جاری کیا کہ ۲۷

اپریل ۱۸۷۸ء کو سب لوگ ملکر پرمیشور سے پرارتھنا کرین کہ وہ ٹڈیون کی آفت سے ملک کو بچا دے چنانچہ اُس روز سب لوگون نے ملکر پرمیشور سے پرارتھنا کی اگلے روز سینوٹا مین خوب دھوپ نکلی اور موسم گرما کی سی گرمی زمین مین ایسی سما گئی کہ وہ لاکھون ٹڈیون کے انڈون تک پہونچ گئی۔ اُس گرمی کو پاکر ٹڈیون کے بچون کے غول کے غول اُس کثرت سے اوبل پڑے کہ جس سے پہلے ٹڈیون کے غولون کا کچھ بھی شمار نہ رہا۔ اور ایسا معلوم ہونے لگا کہ وہ ریاستون کی فصلونکو تباہ کر دینگی۔ ایک دو روز تک تو ایسی گرمی رہی پھر سردی پڑ گئی اور ایک روز رات کو زمین پر ایسی برف جمی کہ جس سے تمام ٹڈیان اور اونکے انڈے جو اندر اور باہر تھے سب جم کر مر گئے۔ اسکے بعد پھر بھی زمین پر برف جمی مگر ٹڈیان پہلے ہی سے غارت ہو چکی تھین اور تھوڑی سی باقی رہ گئی تھین۔ اِس سے ثابت ہوگا کہ کل رعایا کی دعا کیا کر سکتی ہے۔ پس اگر ہندوستان کی سب پرجا بھی ایک دل ہوکر ایشور سے پرارتھنا کرے تو کون جانتا ہے کہ اِس ملک کی طبعی حالت مین بھی کوئی ایسی تبدیلی ہو جاوے کہ جس سے تمام پلیگ کا مادہ غارت ہو جاوے۔

جو لوگ کہ ایشور سے پرارتھنا کرنیکو فضول سمجھتے ہین یا اسکو محض دیوانون کا سا خیال کہتے ہین اُنکو معلوم رہے کہ انسان کا تجربہ ہمیشہ سے اِسکے خلاف چلا آیا ہے دعا کے معنی محض خیالی یا اخلاقی چیز نہین ہین نہ چند لفظون کا زبانی جمع خرچ کرنا ہے بلکہ اُسکے ذریعہ سے انسان اپنے دُکھ کو اُس پروردگار سے کہ جسپر اُس کی زندگی کا انحصار ہے ظاہر کرتا ہے۔ اُسپر تمام مذہبون کا اتفاق ہے۔ برخلاف اسکے اگر دعا خیالی چیز بھی مانی جاوے تو اُس سے بھی ایک طاقت کہ جو اندر موجود ہے ضرور باہر آجاتی ہے اور یہ طاقت اپنا اثر اندر باہر ضرور دکھاتی ہے۔

پس اگر کسی قوم یا ملک کے لوگ ایشور سے ملکر پرارتھنا کرینگے تو اُسکا نتیجہ تمام قوم یا ملک پر ویسا ہی ہوگا جیسا کہ ایک متنفس کی دعا کا اُسکے اوپر اُس سے تمام قوم و ملک کی زندگی سدھر جاویگی اور لوگوں کے خیالات پاک چیزوں کی طرف مائل ہونیکی وجہ سے ضرور اُنکے ملک کی حالت طبعی میں بھی فرق آجاویگا۔ ہم ہندو ہمیشہ سے بڑے دہرم آتما رہے ہیں مگر زمانہ حال کی تعلیم نے ہم میں سے وہ شردھا کہ جو مصیبت کے وقت پرمیشور کیطرف ہمکو راغب کرکے بچاے جاتی تھی ہم میں سے بہت کچھ اٹھتی جاتی ہی۔ شاید یہ پلیگ کہ جو ہندوستان میں پھیلکر ملک کو تباہ کر رہا ہی۔ پرمیشور کیطرف سے یہ یاد دلانے کو آیا ہی کہ ہم اُسکو بھولکر انسانوں کی کوشش سے ایسے آفت کو کہ جو بغیر اُسکی مدد کے دور نہیں ہوسکتی دور کرنا چاہتے ہیں

پس میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ اگر تمام مذہب و ملت کے لوگ کہ جو ہندوستان میں رہتے ہیں اپنے اپنے عقیدے کے موافق ایک روز مقرر کرکے پرمیشور سے دعا کریں تو ضرور اونکی دعا کارگر ہوگی۔ اور پلیگ اس ملک کو چھوڑ دے گا۔

اسبارے میں جو اپدیش ہمارے یہانکے سب سے پُرانی ویدک گرنتھ چرک سنگھتا کیا گیا ہے اُسکا خلاصہ یہاں پر لکھتے ہیں۔

اگنی ویش (अग्नि वेश) نے آتریہ (आत्रेय) رشی سے پوچھا کہ انسانوں کی عادت اور کھانا و پینا الگ الگ ہوتے ہیں مگر ایک ہی وقت میں ایک ہی بیماری سے گانوں کے گانوں شہر کے شہر کیوں اُجڑ جاتے ہیں۔ آتریہ جی نے جواب دیا۔ ہوا پانی۔ ملک اور وقت سب کے لئے ایک سے ہیں۔ جب انمیں کوئی خرابی پیدا ہوتی ہے تو لوگ مرتے ہیں ہوا میں بہت گرمی۔ یا سردی۔ خشکی۔ ملک میں بدبو۔ ندی کا پھیلنا۔ تالابوں کے پانی کا سڑنا۔ سانپ۔ مچھر۔ مکھی۔ چوہے۔ وغیرہ کا زیادہ ہونا۔ گھاس اور جنگلی درختوں کا

زیادہ ہونا۔ کاشت کا سوکھنا۔ ہوا مین دہوان بہنا۔ اشانتی۔ ادہرم۔ بے حیائی۔ نیک برتاو۔ اور لائق
آدمیونکا کم ہونا۔ لوگونکے دلونمین پراگندگی۔ رنج اور ڈر کا رہنا۔ اندہیرے موسمونکا بگڑنا۔ گانون
کو تباہ کر دیتے ہین۔ ہوا کے خراب ہونے سے پانی۔ پانی کے بگڑنے سے ملک اور مقام
کے خراب ہونے سے فصل بگڑ جاتی ہی۔ وقت الٹ پلٹ ہو جاتا ہی اور وہ خلق کے مارنے کا
بڑا سبب ہوتا ہی۔ اگر ایسی خرابیون لئے جتنے کہ ایسا ہو پہلے سے اچھی دویات ہی برنگی خبرگیری
کیجاے سچ بولا جاے۔ تمام آدمیون پر مہربانی۔ خیرات۔ پوجا۔ ایمانداری۔ آتم رکشا۔ ملک
کی سیوا۔ کیجاے اور اچھے مقامون پر اور نیک آدمیونکے ساتھ رہا جاے۔ اور مہاتماونکی
سوانح عمری سنی جائین تو بیماری کچھ بھی اثر نہین کر سکتی۔ تمام ہوا وغیرہ کے خراب ہونیکا
خاص سبب ادہرم ہی۔ اس ادہرم کی جڑ پہلے جنم کی پاپ اور ان دونونکا سبب پہر یہی دوش
ہے جب ملک۔ شہر اور گانونمین بڑے آدمی دہرم کو چھوڑ کر ادہرم پر چلین تب انکے دیکھا
دیکھی نیچے درجہ کے لوگ بگڑ جاتے ہین اور ادہرم بڑھ جاتا ہی۔ پہر دیوتا ملک کو چھوڑ کر
چلے جاتے ہین اور موسمون مین خرابی پیدا ہوتی ہی۔ بارش وقت پر نہین ہوتی یا ٹہیک
نہین ہوتی۔ ہوا ٹہیک نہین چلتی۔ زمین خراب۔ پانی سوکھ جاتا ہی۔ اور دوا بے اثر ہو جاتی ہی
اور ملک اجڑ ہو جاتا ہی۔ چرک سنگہتا و مان استہان ادہیایہ ۳۔ چرک منی کا مت ہی کہ
انسانکی طبیعت۔ طاقت۔ صحت اور آسایش پر اُسکی راستی و دان نیک دلی نفس کشی
کا بڑا اثر پڑتا ہی۔ اور انمین جہان کمی ہوتی ہے وہان لوگ دکھی ہوتے ہین۔ ہندوستان
کی جو حالت آجکل ہی یعنے قحط کا برابر رہنا فصل کا برابر بگڑنا۔ پلیگ جیسے بیمارونکا ملک کو
تباہ کرنا۔ عام لوگونکا بیماریمین ہر وقت مبتلا رہنا۔ پوری خوراک نہ پانا۔ روزگار مین کمی اور افلاس
مین کمی ہیبت تباہیان ثابت کرتی ہین کہ رشیون کا کہنا بالکل سچ ہی۔ اور ملک کی فلاح انکی ایدیشون پر چلنے سے ہوگی

کتب مصنفہ رائے بہادر لالہ بیجناتھ صاحب بی اے فیلو آف دی الہ آباد یونیورسٹی جج خفیفہ الہ آباد

شروع زمانہ سے آجتک کا تاریخی نظارہ معہ ہر ایک زمانہ کے مشہور آدمیون کی سوانح عمری۔ صفحہ ۳۹۴ قیمت عمر

۱۰۔ رام برشا جسمین سوامی رام تیرتھ جی مہاراج ایم اے۔ و دیگر سنتونکے بھجن۔ لاونیان۔ غزل۔ آرتی و چھند وغیرہ بر مرگیان اور اُس کے سادھنون کے تعلق درج ہین۔ صفحہ ۱۸۰ قیمت ۲ر

انگریزی

۱۱۔ ہندوازم انشنٹ اینڈ ماڈرن (Hinduism Ancient and Modern.)

بار دوم۔ صفحہ ۳۷۰۔ مجلد ے ر بے جلد عہ

اشٹاوکر گیتا ترجمہ انگریزی دوسری مرتبہ زیر طبع ہے۔

ملنے کا پتہ

منیجر ورش ہتکاری میرٹھ

یا

بابو منوہر لعل صاحب بی اے نمبر ۴ میور روڈ الہ آباد